ہفت روزہ دی انڈین مسلم ٹائمز

Rs.2/-

بمبئی و اطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد ۲۸ ☆ شمارہ ۵ ☆ ۲۴/جولائی تا ۳۰/جولائی ۲۰۲۳ء بمطابق ۵/محرم الحرام تا ۱۱/محرم الحرام ۱۴۴۴ھ

کلام اللہ جل جلالہ

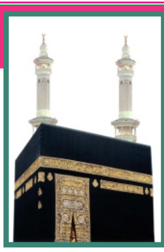

اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں اور ان سے اچھا برتاؤ کرو پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے (سورۂ نساء: آیت نمبر ۱۹)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن (پڑھنا اور اس کے رموز و اسرار اور مسائل) سیکھے اور سکھائے“۔ اور ایک روایت میں ان ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک تم میں سے افضل شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے

ٹرسٹیان مساجد سمیت مخیرانِ قوم آگے بڑھ کر متاثرین کی مدد کریں: الحاج محمد سعید نوری

رضا اکیڈمی کے سربراہ قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب نے علمائے اہلسنت دہلی کے ہمراہ جمنا کے کنارے سیلاب متاثرین میں اشیاء خوردونوش تقسیم کیا

ممبئی: ملک میں ان دنوں بھاری بارش کی وجہ سے کئی صوبوں میں شدید نقصانات کا سامنا ہے بالخصوص راجدھانی دہلی میں کئی علاقوں میں چاروں طرف صرف پانی ہی پانی ہے جمنا ندی کے کنارے بسنے والے لوگوں کو بڑی دشواریوں کا سامنا ہے بالخصوص جھگیوں میں رہنے والے غریب مزدوروں کو اشیاء خوردونوش کی قلّت ہے جو اس وقت عارضی طور پر کیمپوں میں پناہ گزیں ہیں، دہلی کے سرکردہ مذہبی شخصیات نے مصیبت کی اس گھڑی میں رضا اکیڈمی کے بانی و سربراہ قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب کے ہمراہ آئی ایس بی ٹی جمنا کھادر شاستری پارک دہلی کا دورہ کیا اور حالات کا جائزہ لینے کے بعد متاثرین کے درمیان الحاج محمد معین صاحب اشرفی ،قاری ریاست صاحب حضرت مولانا محمد سلیمان اشرف سنبھل حضرت قاری محمد صغیر احمد رضوی دہلی قاری عزرائیل اکمل حاجی آزاد نے بروقت کھانے پینے کی اشیاء کو تقسیم کیا جس پر سیلاب زدگان نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جمنا کی باڑھ نے ہم سے ہمارا سب کچھ چھین لیا کھانے پینے کی چیزوں کی سخت ضرورت تھی خیر رضا اکیڈمی و علماء اہلسنت دہلی نے ہم پریشاں حال لوگوں کی مدد کر کے بہت بڑا کام کیا ہے امید ہیکہ آنے والے دنوں میں آپ حضرات کی طرح دیگر مخیران بھی آگے بڑھ کر ہم متاثرین کی امداد کے لئے تیار ہوں گے قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب نے متاثرین کے روداد غم کو سننے کے بعد کہا کہ آپ لوگ گھبرائیں نہ ہمارا ملک بھارت اپنے اندر پیار محبت کا جذبہ رکھتا ہے یہاں جب بھی کوئی ناگہانی آفات و بلیات نے دستک دی ہے تو اہل خیر حضرات نے آگے بڑھ کر ان کی مدد کی ہے اس لئے جو بھی ممکن ہوگا رضا اکیڈمی علماء اہلسنت بالخصوص حاجی معین صاحب وقاری صغیر احمد رضوی مولانا محمد سلیمان اشرف قاری ریاست صاحب و دیگر سرکردہ شخصیات کے ہمراہ سیلاب زدگان کی امداد کی فراہمی کا سلسلہ جاری کیا جائے گا حضرت نوری صاحب نے مزید کہا کہ ہر سال سیلاب کی وجہ سے لاکھوں افراد متاثر ہوتے ہیں گھر کے گھر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں ہزاروں لوگوں کی اموات ہوتی ہے جسے قدرتی آفات سے تعبیر کیا جاتا ہے افسوس اس سے نپٹنے کیلئے ہمارے پاس کوئی جامع منصوبہ نہیں ہے کہ جب بھی ایسے حالات پیدا ہوں ہم متاثرین کی باز آبادی کر سکیں کیوں کہ اس کام کے لئے ایک خطیر رقم درکار ہے اس کے باوجود بھی الحمدللہ رضا اکیڈمی نے سیلاب متاثرین کی بھرپور مدد کیلئے ریلیف فنڈ کا قیام عارضی طور پر کیا جس کے نتیجے میں بہار، کشمیر ،سانگلی، کولہاپور میرج، یہاں تک کہ نیپال وغیرہ میں بڑی ذمہ داری کے ساتھ ریلیف کی تقسیم کاری کی ہے ضرورت ہے کہ دہلی میں بھی اس طرح کے اقدامات کئے جائیں خاص طور پر مساجد کے ٹرسٹیان اور ائمہ جمعہ میں فنڈ کی کوشش کریں تو خدمت خلق کے جذبے کے ساتھ بڑا کام کیا جاسکتا ہے،شہزادہ مفتی اعظم راجستھان الحاج محمد معین صاحب اشرفی نے بتایا کہ سیلاب کی وجہ سے ہزاروں افراد کھلے آسمان کے نیچے رہنے کو مجبور ہیں جن کے لئے ایک بڑی ریلیف پیکج کی ضرورت ہے تاکہ جن کے آشیانے اجڑ گئے ہیں یا سیلاب کی زد میں آ کر بہ گئے ہیں ان کی باز آبادی کی جائے حضرت قاری محمد صغیر رضوی نے کہا کہ رضا اکیڈمی کے بانی و سربراہ الحاج محمد سعید نوری صاحب کے دہلی آنے سے ہمیں طاقت ملی ہے اب مزید حوصلے کے ساتھ سیلاب متاثرین کی امداد کے لئے کوششیں کریں گے حضرت مولانا سلیمان اشرف سنبھل نے بھی حضرت نوری صاحب کے ہمراہ

سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد کہا کہ ممبئی دہلی سمیت دیگر مشہور شہروں کے مخیران حضرات رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام دہلی کے سیلاب زدگان کی مدد کے لئے آگے آئیں تاکہ مصیبت کی اس گھڑی میں مجبور بھائیوں کو محسوس ہو کہ ہماری مدد کیلئے پورا ملک کھڑا ہے اس موقع پر دورہ کرنے والی ٹیم ہے نے دیکھا کہ کئ ہزار لوگ کچی آبادیوں میں بوریوں سے بنے ہوئے مکان میں مشکلات کا شکار ہیں ان کی مدد بہت ضروری ہے حضرت قاری ریاست صاحب و قاری عزرائیل اکمل نے مشترکہ طور پر کہا کہ ہر سال لاکھوں افراد سیلاب کی زد میں آتے ہیں اس سے قبل بھی ہم نے دیکھا کہ رضا اکیڈمی نے کئ ریاستوں میں ریلیف کی فراہمی کا کام کیا ہے اب جبکہ ملک کی راجدھانی دہلی جہاں مسلمانوں کی بڑی تعداد روزی روٹی کیلئے مقیم ہے اکثریت غریب لوگوں کی ہے جو روز چھوٹے موٹے کام کر کے اپنے بال بچوں کی پرورش کرتے ہیں ایسے سیلابی کیفیت میں سب سے زیادہ یہی لوگ مبتلا ہیں جن کی مدد کرنا ہم سب کا اخلاقی و ایمانی فریضہ ہے لہذا قائد ملت محافظ ناموس رسالت خلیفہ تاج الشریعہ حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب قبلہ رضا اکیڈمی کے پرچم تلے دہلی کے متاثرین کے لیے بڑا کردار ادا فرمائیں گے

☆☆☆☆☆

لوگوں کی مدد کرنا ہمارا اخلاقی و ایمانی فریضہ ہے الحاج محمد سعید نوری

رضا اکیڈمی نے دہلی جمنا کے کنارے سیلاب زدگان میں دوسرے روز لنگر حضرت محبوب الٰہی تقسیم کیا گیا پریشان حال

ممبئی: دہلی سمیت دیگر ریاستوں میں سیلاب نے زبردست تباہی مچائی ہے بالخصوص ہماچل پردیش اور راجدھانی دہلی کے جمنا ندی کے آس پاس کے علاقوں میں بھاری نقصان پہنچا ہے جمنا کے کھادر شاستری پارک میں موجود رضا اکیڈمی کے نمائندہ نے بتایا کہ باڑھ کی وجہ سے جھگیوں میں رہنے والے مزدوروں کو سخت دشواری کا سامنا ہے جو سڑکوں کے کنارے غیر آبادی میں کئ سالوں سے اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہتے ہیں اور محنت و مزدوری کر کے اپنے بچوں کو دو وقت کے کھانے کا انتظام کرتے ہیں پر جمنا کی بہاؤ نے جہاں ان کا آشیانہ چھین لیا وہیں، اشیاء، خورد و نوش کی دقت بھی پیدا کر دی ہے دہلی میں سیلاب زدگان کے دکھ درد میں شریک ہونے کے لئے بانی رضا اکیڈمی قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب دہلی میں خیمہ زن ہیں جہاں وہ حضرت حاجی معین اشرفی صاحب وقاری صغیر احمد رضوی قاری عبد الرحمٰن ضیائی قاری ریاست صاحب و قاری عزرائیل اکمل حافظ جنید رضا رشیدی وحاجی آزاد وغیرہ کے ساتھ مسلسل تبادلہ خیال کر کے متاثرین کے درمیان محبت بانٹ رہے ہیں ۱۸/جولائی کو اشیاء خوردنی کی تقسیم کاری کے بعد آج لنگر محبوب الٰہی کا بھی اہتمام کیا گیا ہے جو شاستری پارک جمنا کھادر وغیرہ کے پریشان حال ۵۰/گھروں میں تقسیم کیا گیا اس موقع پر مذکورہ تنظیم کے بانی و سربراہ اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری صاحب نے کہا کہ مصیبت زدہ لوگوں کے درمیان جا کر ان کا حال چال پوچھنا پھر حسب حیثیت رضائے الٰہی کیلئے ان کی مدد کرنا عظیم کار ثواب ہے اور اللہ ایسی خدمات کو پسند فرماتا ہے آپ نے مزید کہا کہ جھگیوں میں رہنے والوں کے حالات کو دیکھ کر دکھ ہوتا ہے آخر وہ بھی انسان ہیں ان کو بہتر سہولیات فراہم کرنا جہاں حکومت کی ذمہ داری ہے وہیں اہل ثروت حضرات کو بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ آپ کا بھائی کہیں بھوکا پیاسا تو نہیں مر رہا ہے حضرت نوری صاحب نے آگے یہ بھی بتایا کہ دہلی سیلاب زدگان کا سب سے بڑا مسئلہ ان کی باز آبادی کا ہے موجودہ وقت میں وہ کھلے آسمان کے نیچے پڑے ہوئے ہیں یہ سوچ کر دکھ ہوتا ہے کہ جب بارش ہوتی ہوگی تو ان کے حالات کتنے درد ناک و کربناک ہوتے ہونگے نہ بہتر راستے ہیں نہ ہی پینے کے صاف پانی میسر ہیں بس کچے راستوں پر خانہ بدوش زندگی گزار رہے ہیں ان کے بچے کیسے دردر کی ٹھوکریں کھاتے ہونگے ضرورت ہے کہ انہیں مضبوط آشیانہ بنا کر دیا جائے تاکہ یہ مزدور طبقہ اپنے بچوں کے ساتھ بہتر زندگی گزار سکے حاجی معین صاحب نے بتایا کہ کھادر شاستری پارک کے قریب جو

جھگیاں ہیں وہ کئ سالوں سے ہیں یہاں زیادہ تر مزدور ہیں جنہیں کئ مسائل کا سامنا ہے کبھی حکومت انہیں اٹھا کر پھینک دیتی ہے تو کبھی قدرتی آفات کے لپیٹ میں آ کر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں لہٰذا ان مصیبت زدہ لوگوں کو فوری طور پر بارش سے محفوظ رکھنے کے لئے مضبوط تالپتریوں سے تیار کردہ گھر ضروری ہے حضرت قاری صغیر احمد رضوی نے بہتر رہنمائی کرتے ہوئے ہر متاثرہ افراد تک لنگر محبوب الٰہی پہنچایا جس پر لوگوں نے خوشی کا اظہار کیا یاد رہے کہ لنگر حضرت محبوب الٰہی کا یہ سلسلہ جاری ہے

فقط محمد عارف رضوی

تاج الشریعہ امدادی کلینک: خدمات کے دو سال مکمل

(۱۲۹۰۴/ مریضوں نے استفادہ کیا)

مالیگاؤں: یکم جولائی ۲۰۲۱ء کو نوری مشن نے ”تاج الشریعہ کلینک“ کا آغاز گولڈن نگر پاور ہاؤس کے پاس امدادی طرز پر کیا۔ پہلے ہی سال تقریباً دس ہزار مریضوں نے استفادہ کیا۔ یکم جولائی ۲۰۲۲ء سے یکم جولائی ۲۰۲۳ء تاج الشریعہ کلینک کا دوسرا سال اسی ماہ مکمل ہوا۔ اِس ایک سال میں الحمدللہ! ۱۲۹۰۴/ مریضوں نے استفادہ کیا اور شفا خانہ کا امدادی فیضان عام ہوا۔ فرید رضوی نے کہا کہ مرشد گرامی حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے امدادی شفا خانہ قائم کیا گیا جس کا افتتاح دو سال قبل حضرت سید عبدالقادر جیلانی میاں نے فرمایا، یہاں سے عمدہ نتائج رونما ہو رہے ہیں۔ معین پٹھان رضوی نے کہا کہ ہم نے متعدد میڈیکل کیمپ کا انعقاد کامیابی کے ساتھ کیا۔ طبی شعبے میں نوری مشن و اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر کی خدمات کا دائرہ مستقبل میں بھی وسیع رہے گا۔ غلام مصطفیٰ رضوی نے کہا کہ خدمت خلق بڑی نعمت ہے اور اس باب میں کوشش کامیابی کی منزل تک لے جاتی ہے۔ اِس شفا خانہ پر نہایت انہماک کے ساتھ ڈاکٹر زاہد احمد خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ واضح ہو کہ نور نگر اور گلشن ابراہیم میں مزید دو شفا خانے ”تاج الشریعہ امدادی کلینک“ کے نام سے مستقل جاری ہیں، اس سلسلے میں نوری مشن کے اراکین مخلصانہ طور پر سرگرم عمل ہیں۔

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز بمبئی

اداریہ

چھوٹے گناہ بھی خاتمہ بالایمان سے محرومی کا سبب بن سکتے ہیں

امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں صغیرہ گناہ بھی خاتمہ بالایمان سے محرومی کا باعث بن سکتے ہیں قیامت کے دن صغیرہ اور کبیرہ ہر طرح کے گناہ نامہ اعمال میں لکھے ہوئے ملیں گے اور اس دن ہر شخص اپنے اعمال کے درخت کا پھل پائے گا۔ کثیر احادیث میں صغیرہ گناہوں سے بچنے کی ترغیب دی گئی ہے، چنانچہ: حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں : نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”اے عائشہ! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا، ان گناہوں سے تم بھی پرہیز کرو جنہیں تم حقیر سمجھتی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا بھی سوال ہوگا۔ (ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر الذنوب، ۴/ ۴۸۸، الحدیث: ۴۲۴۳)

حضرت سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”تم ان گناہوں سے بچو جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو، ان گناہوں کی مثال اس قوم (کے لوگوں) کی طرح ہے جو ایک وادی میں اترے تو ایک شخص ایک لکڑی لے آیا اور دوسرا شخص دوسری لکڑی لے آیا یہاں تک کہ انہوں نے اتنی لکڑیاں جمع کر لیں جنہیں جلا کر انہوں نے اپنی روٹیاں پکا لیں (یعنی لکڑیوں کو آگ لگانے کیلئے چھوٹی لکڑیوں کو آگ لگائی جس سے بڑی لکڑیوں کو بھی آگ لگ گئی، گویا یہی حال صغیرہ گناہوں کے اِرتکاب سے کبیرہ تک جانے کا ہے)، اور بے شک صغیرہ گناہ کرنے والے کا جب مُؤاخذہ کیا جاتا ہے تو یہ گناہ اسے ہلاک کر دیتے ہیں۔ (معجم الاوسط، باب المیم، من اسمہ محمد، ۵/ ۲۷۸، الحدیث: ۷۳۲۳)

علامہ عبد الرؤف مناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ”(اس حدیث میں چھوٹے گناہوں سے بچنے کا فرمایا گیا) کیونکہ جس طرح چھوٹی نیکیاں بڑی نیکیاں کرنے کا سبب بن جاتی ہیں اسی طرح صغیرہ یعنی چھوٹے گناہ، کبیرہ یعنی بڑے گناہوں کے اِرتکاب کا سبب بن جاتے ہیں، امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ’صغیرہ گناہوں میں سے بعض گناہ دوسرے گناہوں کی طرف لے جاتے ہیں حتّٰی کہ اصل سعادت فوت ہو جاتی ہے اور خاتمہ کے وقت ایمان سے ہی محرومی ہو جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ جسے چاہے صغیرہ گناہ پر عذاب دیدے اور جس کے لئے چاہے کبیرہ گناہ بخش دے۔ (فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۳/ ۱۶۴، تحت الحدیث: ۲۹۱۶)

ارشاداتِ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۔ میں نے تمام دوستوں کو دیکھا، مگر زبان کی حفاظت سے بڑھ کر کسی کو مخلص نہیں پایا۔
۲۔ میں نے تمام لباس دیکھے ہیں، مگر تقویٰ سے بڑھ کر کوئی اچھا لباس نہیں پایا۔
۳۔ میں نے تمام مال دیکھے ہیں، مگر قناعت سے بڑھ کر کوئی اچھا مال نہیں پایا۔
۴۔ میں نے تمام نیکیاں دیکھی ہیں، مگر خیر خواہی سے بڑھ کر کوئی اچھی نیکی نہیں پائی۔
۵۔ میں نے تمام کھانے دیکھے ہیں مگر صبر سے بڑھ کر کوئی اچھا کھانا نہیں پایا۔

دو رکعت نماز

محرم کی پہلی تاریخ کو دن میں دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین بار پڑھے، بعد سلام کے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے:

”اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللهُ الْفَرْدُ الْاَبَدُ الْقَدِیْمُ ھٰذِہٖ سَنَۃٌ جَدِیْدَۃٌ اَسْئَلُكَ فِیْھَا الْعِصْمَۃَ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَ الْاَمَانَ مِنَ السُّلْطَانِ الْجَابِرِ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ مِّنَ الْبَلَایَا وَ الْاٰفَاتِ وَ اَسْئَلُكَ الْعَوْنَ وَ الْعَدْلَ عَلٰی ھٰذِہِ النَّفْسِ الْاَمَّارَۃِ بِالسُّوْءِ وَ الْاِشْتِغَالَ بِمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْكَ یَا بَرُّ یَا رَءُوْفُ یَا رَحِیْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ‘

صاحبِ جواہر عینی فرماتے ہیں جو شخص اس نماز اور دعا کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اوپر دو فرشتے موکل کرے گا تاکہ وہ مدد کریں اس کے کاروبار میں اور شیطان لعین کہتا ہے کہ افسوس میں ناامید ہوا اس شخص سے تمام سال تک۔ (راحت القلوب، ص: ۲۲۳، جواہر عینی) اللہ پاک ہمیں امسال کامیابی وکامرانی عطا فرمائے۔ (ماخوذ: عظمت ماہِ محرم اور امام حسین رضی اللہ عنہ، مولف: حافظ وقاری مولانا محمد شاکر علی نوری صاحب)

بقیہ: بشری کمزوریاں کیا ہے؟...

پیدا کیا گیا ہے یعنی ہر کام میں جلدی کرنا اس کی فطرت ہے لیکن چونکہ یہ ایک طرح کی کمزوری ہے اسی لئے اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

اور اس بات کو اللہ تعالی نے سورۂ بنی اسرائیل کی گیارہویں آیت میں اس طرح بیان کیا ہے: ’وکان الانسان عجولا“۔ ترجمہ:”اور انسان بڑا ہی جلد باز واقع ہوا ہے“۔ بس انسان جلد بازی کی وجہ سے مایوس اور غیر کامیاب ہوتا ہے۔ اگر انسان اپنے نفس کو اپنے قابو میں کر لے تو وہ ہر جگہ کامیاب ہوسکتا ہے بشرطہ کہ اطمینان سے کام لے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں سکون سے کام کرنے والا بنائے اور ہر معاملے میں غور وخوض کرنے کے بعد اگلا قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہِ سید المرسلین۔

درس ایثار کے آئینہ دار اسلامی ماہ وسال نئے ہجری سال ۱۴۴۵ھ میں عزم ویقیں کے چراغ روشن کریں

از: غلام مصطفیٰ رضوی

اسلام عظیم دین ہے۔ فطرت کے عین مطابق ہے۔ آسمانی مذہب ہے۔ سب سے بہتر، پسندیدہ اور چُنا ہوا دین ہے۔ اسی کی تبلیغ انبیاے کرام علیہم السلام نے کی۔ رسولانِ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے قوموں کو اسی کی طرف بلایا۔ اسی دین کی تکمیل خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد اور نزولِ قرآن سے ہوئی۔ تمام باطل قوتیں دین اسلام سے خوف زدہ ہیں۔ صلیبی جنگوں کی پشت پر بھی یہی پہلو نمایاں تھا کہ: اگر اسلام غالب آ گیا تو عیسائیت کا مستقبل کیا ہوگا؟ کیا دیگر مذاہب جو اپنی اصل شکل کھو چکے ہیں ان کا وجود باقی رہے گا؟ غلبۂ اسلام کے خوف سے تمام باطل قوتیں یکجا ہو گئیں۔ سب متحد ہو گئے۔ اسلام کے خلاف صَف آرا ہو گئے۔ سب نے صرف اسلام کے قصرِ رفیع کو ہدف بنایا۔ ہر طرح سے اسلام کے خلاف محاذ آرائی کی۔ فکری اعتبار سے۔ تمدنی و تہذیبی لحاظ سے۔ معاشرتی و تعلیمی رُخ سے۔ لیکن تمام کوششیں ان معنوں میں شکست سے دوچار ہوئیں کہ اسلام اپنی اصل شکل میں باقی رہا اور اس کا حق ہونا مثلِ آفتاب پورے عالم پر واضح ہے۔ دین کی سچائی سے تمام باطل طاقتیں خوف زدہ رہیں۔ اور ان کی سازشیں روز بروز بڑھتی رہیں۔ دین کی حفاظت کے لیے قربانیوں کی بزم آراستہ کی گئی۔ اس رُخ سے ہم دیکھتے ہیں تو ہمارے اسلامی سال کا آغاز بھی قربانیوں سے ہوتا ہے اور اختتام بھی قربانیوں پر۔ لیکن افسوس کہ ہم سے جذبۂ قربانی و ایثار رُخصت ہو گیا۔ ہمیں دیگر اہم پہلو تو یاد رہے؛ جذبۂ ایثار بھول گئے؛ ضروری چیزیں توجہ میں رہیں لیکن جدوجہد کا حکم واَمر فراموش کر بیٹھے۔ دین کی بقا و اقامت کے لیے عائد ذمہ داریاں فراموش کر بیٹھے۔

[۱] ماہِ محرم الحرام پہلا اسلامی مہینہ ہے۔ نئے اسلامی سال ۱۴۴۵ھ کی آمد آمد ہے۔ جس کا آغاز ہی شریعتِ اسلامی کے تحفظ کے لیے میدانِ کربلا میں پروردۂ آغوشِ مصطفیٰ؛ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بے مثل قربانی سے ہوتا ہے۔ گویا یہ درسِ جمیل ہے کہ شریعت کا اصل چہرہ مسخ کرنے کی جہاں کوشش ہو وہاں ہر طرح کی قربانی دے کر شریعت کے تحفظ کو فائق رکھا جائے۔ یزید نے شریعت پر کربلا میں حملہ کیا اور ہندُستان میں یہاں کی مشرک حکومت شریعت پر حملہ کر رہی ہے؛ ہمیں کسی ایسے قانون سے اتفاق نہیں جو قانونِ اسلامی سے متصادم ہو۔ جو طبیعت کی اختراع ہو؛ ہم خدائی قوانین کے پابند ہیں؛ شریعت پر یقینِ کامل رکھتے ہیں۔

عجمی خم ہے تو کیا مے تو حجازی ہے مری
نغمہ ہندی ہے تو کیا لَے تو حجازی ہے مری

[۲] اسلامی سال کا اختتام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے راہِ خدا میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عظیم قربانی سے ہوتا ہے؛ جس کی یاد ہر سال تازہ کی جاتی ہے؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قربانی کی یادگار کو باقی رکھ کر ہمیں دین کے لیے قربانیوں کی فکر عطا کی؛ کہ جب بھی دین پر وقت آئے ایثار کی مثالیں پیش کر دی جائیں۔

[۳] اسی اختتامی ماہ ذی الحجہ میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت واقع ہوئی۔ شہید کرنے والے وہی لوگ تھے جو بظاہر کلمہ گو تھے؛ لیکن نظامِ اسلام سے منحرف تھے؛ وہ یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ تھے؛ جنھوں نے عظیم صحابی خلیفۂ سوم حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے اسلام مخالف قوتوں کو فائدہ پہنچایا۔ جب کہ ایثارِ عثمانی نے یہ واضح کر دیا کہ دین کے نظام میں کسی بھی سمجھوتہ کی گنجائش نہیں۔ دین کی بہاریں لہو خیزی سے قائم رہیں گی۔

[٤] وہ مردِ جلیل جس کی شجاعت نے قیصر وکسریٰ کو سرنگوں کر دیا۔ جس کے عدل وانصاف نے دُنیا کو ستم کی آندھیوں سے بچایا اور ایوانِ کفر میں زلزلہ برپا کیا۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ۔ جن کی رہ گزر سے شیطان بھی دور بھاگتا ہے۔ جن کی شوکت کا رعب آج بھی اہلِ کلیسا پر طاری ہے۔ جن کی شہنشاہیت کا دبدبہ پوری یہودی وعیسائی سوسائٹی پر ہے۔ جن کے کارہائے نمایاں نے اسلام کے قصرِ رفیع کو استحکام بخشا؛ ان کی شہادت بھی ماہ ذی الحجہ میں ہوئی۔ ایسے مردِ جلیل کے لہو کی بہاروں سے اسلام کا گلشن مہک رہا ہے۔ ان کے نظام کی تمکنت آج بھی باقی ہے اور مشعلِ راہ۔ ان تمام واقعات میں ایک ہی درس ہے؛ اسلام وشریعت کے تحفظ کے لیے ایثار کے دیپ جلائے جائیں۔ قربانیوں کی بزم آراستہ کی جائے۔ جان واردی جائے لیکن خلافِ شریعت کسی بھی طرح کا سمجھوتہ نہ کیا جائے۔ باطل سے خوف زَدہ ہونا مومن کی شان نہیں۔ اور جذباتی فیصلوں سے بھی گریز کیا جائے؛ بلکہ اپنا آئیڈیل اپنے اسلاف کو بنایا جائے جن کی قربانیوں نے چمنِ اسلام کو شاداب رکھا؛ جن کے طرزِ حکمرانی نے قیصر وکسریٰ کو گھٹنوں بٹھایا۔ اپنے اندر جو کمیاں ہیں وہ اسلاف کی مبارک زندگیوں سے درس لے کر دور کی جائیں اور ایثار کے جذبۂ صالح کو تازہ کر کے قوم کے مضمحل جسم میں ایمان کی حرارت وتوانائی دوڑا دی جائے۔

اپنی ملت پہ قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

بشری کمزوریاں کیا ہیں؟

اللہ تبارک وتعالی نے اپنی ہر مخلوق کو کچھ ایسی خصوصیات عطا کی ہیں جن کی مدد سے وہ نہ صرف اپنی غذا حاصل کرتا ہے بلکہ دشمنوں سے اپنا بچاؤ بھی کرتا ہے۔ سانپ کو زہر کی پوٹلی، ہرن کو تیز رفتاری، شیر کو بے پناہ طاقت اور گینڈے کو بے انتہا سخت کھال عطا کر کے ان کو نسلوں کی محفوظ رہنے کا سامان مہیا کیا ہے۔ انسان جسمانی اعتبار سے بہت زیادہ مضبوط نہیں ہے لیکن وہ قدرت کی بے حد حسین تخلق ہے جس سے ہم اشرف المخلوقات (اللہ تعالی کی پیدا کی گئی تمام چیزوں میں سب سے زیادہ اہم اور بہتر) بھی ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے انسان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ گویا دنیا کی دیگر تخلیقات تو کن فیکن کا مظہر ہیں۔ یعنی اس نے کہا ہوجا اور وہ ہو گئیں لیکن انسان کی تخلیق اللہ تعالی کی قوت تخلیق کا ایک نادر نمونہ ہے۔ اللہ تعالی خود قرآنِ مقدس میں ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے انسان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ ”قال یا ابلیس ما منعك ان تسجد لما خلقت بیدی“ ترجمہ:”کہا اے ابلیس کس چیز نے تجھے روکا ہے کہ تو اسے سجدہ نہ کرے جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا ہے“ (سورۂ ص، آیت: ۷۵،۳۸)۔ دونوں ہاتھوں سے پیدا کرنے کا لطیف مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالی نے انسان کی تخلیق اپنے خاص توجہ سے فرمائی ہے ورنہ نعوذ باللہ انسانوں کی طرح اللہ تعالی کے دو ہاتھ تصور کرنا نہ صرف ذات الٰہی کی توہین ہے بلکہ بڑی گناہ کی بات بھی ہے۔ یہ شرف صرف انسانوں کو ہی حاصل ہے کہ اس کی تخلیق کرنے کے بعد اللہ تعالی نے اس میں اپنی روح پھونکی۔ یہ عزت واکرام کسی اور مخلوق کو حاصل نہیں ہوا ہے۔ انسان کی عظمت صرف اس لیے ہے کہ اللہ تعالی نے اس میں اپنی روح پھونکی ہے ورنہ وہ تو مٹی کا ایک معمولی سا قطرہ ہے اللہ تعالی سورۃ الحجر میں فرماتا ہے:”اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے ایک بشر پیدا کر رہا ہوں جب میں اسے پورا بنالوں اور اس میں اپنی روح سے کچھ پھونک دوں تو تم سب اس کے آگے سجدے میں گر جانا۔ (سورۃ الحجر، آیت: ۲۹،۲۸)۔

انسان کے اندر جو روح پھونکی گئی ہے وہ دراصل اللہ کے صفات کا عکس ہے۔ اس کی قوتِ علم، اردہ اور اختیار کا ایک معمولی سا مظہر ہے۔ انسان میں جو صفات رحم، سخاوت، سلوک واحسان وغیرہ پائی جاتی ہیں وہ اسی روح کے باعث ہیں۔ اللہ کے خلیفہ میں خدائی صفات سے کچھ عناصر دیئے گئے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں سے سے عہدہ برآ ہو سکے رحم وکرم کے معاملے ہی کو لے لیجئے! انسان اپنی اولاد کی پرورش اور اس کی نگہداشت اس توجہ اور رحم کے ساتھ کرتا ہے۔ ماں کو محبت، رحمت اور شفقت کا مجسمہ کہا گیا ہے لیکن یہ جذبہ جو انسان کو ملا ہے خدا کے رحم وکرم کے جذبے کے مقابلے میں بے حد معمولی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ”جعل الله الرحمة مائة جزء فامسك عنده تسعة وتسعين وانزل فى الارض جزء اوّاحدا فمن ذلك الجزء يتراحم الخلائق حتى ترفع دابة حافرها عن ولدها خشيه ان تصيبه“ ترجمہ:”اللہ تعالی نے رحمت کو سو حصوں میں تقسیم فرمایا، پھر ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے اور صرف ایک حصہ زمین پر اتارا۔ یہ اسی ایک حصے کی برکت ہے جس کی وجہ سے مخلوقات آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتی ہیں یہاں تک کہ جانور بھی اپنے بچے پر سے اپنا کھر اٹھاتا ہے تاکہ وہ اسے ضرر نہ پہنچے۔ تو یہ بھی دراصل اسی رحمت کا اثر ہے“۔ (بخاری شریف، جلد سوم، صفحہ: ۴۰۷)۔

اس میں شک نہیں کی رحمت کا صرف ۱۰۰/واں حصہ مخلوقات کو دیا گیا ہے لیکن اس تقسیم میں بھی حضرت انسان کو سب سے زیادہ حصہ ملا ہے۔ ایک اور حدیث میں اللہ تعالی کی رحمت کو اس کے قہر وغضب پر غالب بتایا گیا ہے۔ ترجمہ:”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی سب خلقت کو پیدا کر چکا تو اس نے اپنی کتاب لوح محفوظ میں جو اسی کے پاس عرش پر ہے اس میں لکھا میری رحمت میرے قہر وغضب پر غالب ہے۔ (بخاری شریف، جلد دوم، صفحہ: ۲۴۱)

ان تمام خوبیوں کا مالک ہونے کے بعد کیا وجہ ہے کہ انسان انتہائی ذلیل کام بھی کر لیتا ہے اس کے ماتھے پر شکن تک نہیں آتی۔ اس کی تہہ میں دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ انسان کی اپنی سرشت کی وجہ سے ہے۔ اس کی پیدائش کے وقت چند ایسی کمزوریاں بھی اس میں ڈال دی گئی تھیں جنہوں نے اسے بلندی سے اٹھا کر پستی میں پٹخ دیا۔ یہ کونسی کمزوریاں ہیں، ان کا بیان اللہ تعالی خود قرآن پاک میں کرتا ہے: ﴿خلق الانسان من عجل﴾ ترجمہ: انسان کو جلدی کا پتلا بنایا گیا ہے۔

اس کا مفہوم یہ نہیں کہ اللہ تعالی نے اسے جلدی جلدی میں پیدا کیا ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے مزاج میں جلد بازی کو اس قدر دخل ہے گویا یہ محسوس ہوتا ہے کہ اسے جلدی کا پتلا بنا کر

بقیہ صفحہ ۲ پر

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی
جلد نمبر 28 شمارہ نمبر 05
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبد الکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲/ڈونٹاڈ اسٹریٹ ممبئی 9 سے شائع کیا۔
سالانہ ممبر شپ
۲۰۰/روپیے
مالک: عبد الغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے
ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کام یابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کر رہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں ومضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔
سالانہ فیس 200 روپے
پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

محرم الحرام اسلامی نئے سال کا آغاز

(اے رضویہ ممبئی)

تیرے ہی نام سے ہر ابتدا ہے تیرے ہی نام سے ہر انتہا ہے
تیری حمد ثنا سبحان اللہ کی تو میرے محمد ﷺ کا خدا ہے
اک سال گیا اک سال نیا ہے آنے کو
پر وقت کا اب بھی ہوش نہیں دیوانے کو

میرے دینی بہنیں اور برادران ہمارا اسلامی سال بڑا عظیم ہے جو قربانی سے شروع اور قربانی پر ختم ہوتا ہے۔ آیئے آج ہم اسلامی مہینے کی فضیلت واہمیت کو جانے۔ اسلامی تقویم جسے ہجری کیلنڈر" بھی کہا جاتا ہے یہ ماہ محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے اور ماہ ذوالحجہ پر ختم ہوتا ہے، اسلامی تاریخ سے ادنی واقفیت رکھنے والا شخص بھی جانتا ہے کہ اسلامی کیلنڈر کی نسبت پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفی ﷺ کے واقعہ ہجرت مدینہ سے ہے، اگر چہ کہ اس وقت پوری دنیا میں سن وتاریخ کے حوالے سے کئی کیلنڈر رائج ہیں مگر ان تمام میں دو کیلنڈر لوگوں میں بہت زیادہ معروف ومقبول ہیں، ایک اسلامی اور دوسرا عیسوی، بلاشبہ کیلنڈر کی اہمیت مسلم ہے، یہ ایک معاشرہ کی اہم ترین ضرورت ہے، اسی سے ماہ وسال کا علم ہوتا ہے، انسانی عمر کا پتہ لگایا جاتا ہے اور حالات وواقعات کے رونما ہونے کا تعین کیا جاتا ہے، اسلامی کیلنڈر کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا تعلق چاند پر موقوف ہے اور چاند کو اللہ تعالیٰ نے ماہ وسال کے تعین کا ذریعہ بنایا ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے، ارشاد ہے: يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ (البقرہ:۱۸۹) لوگ آپ سے نئے مہینوں کے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ انہیں بتا دیجئے کہ یہ لوگوں (کے مختلف معاملات کے) اور حج کے اوقات متعین کرنے کے لئے ہیں"، اس آیت مبارکہ سے یہ بات بھی واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ قمری سن وتاریخ ہی سے اسلامی احکامات جڑے ہوئے ہیں اور اسی کے مطابق مسلمانوں کو شرعی احکام بجالانا لازمی ہے، سال میں کل بارہ مہینے ہوتے ہیں جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے: إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ (التوبہ:۳۶)" حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے، جو اللہ کی کتاب (یعنی لوح محفوظ) کے مطابق اس دن سے نافذ چلی آتی ہے جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا"، سال کے بارہ مہینے اور ہر مہینہ انتیس یا تیس دن کا ہوتا ہے اس سے کم یا زیادہ کا نہیں ہوتا ہے جس ذکر حدیث شریف میں کیا گیا ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے: اشهر تسع وعشرون ليلة فلا تصوموا حتى تروه فان غم عليكم فاكملوا العدة ثلاثين (بخاری)

مؤرخین اسلام اور مسلمانان عالم کے نزدیک اسلامی کیلنڈر کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور ہونا بھی چاہئے کیونکہ اسلامی کیلنڈر ہی سے اسلام احکامات ودیگر دینی امور کا تعلق ہے، اسی سے اسلامی غزوات وفتوحات کا صحیح علم ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ کی مبارک حیات وسیرت طیبہ کے ان مٹ نقوش نیز صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے عظیم الشان کارنامے سن ہجری اور اس کی تواریخ کے ساتھ محفوظ ہیں، اسلامی عبادات اور مسلمانوں پر لازم فرائض کا تعلق بھی سنِ ہجری اور اس کی تواریخ کے ساتھ وابستہ ہے، جیسے رمضان المبارک کے روزے اور حج بیت اللہ کا فریضہ ہے، یہی وجہ ہے کہ مسلمانان عالم اور ان کے دینی رہنماء نہایت اہتمام کے ساتھ ہر ماہ پہلی تاریخ کو چاند دیکھنے کا اہتمام کرتے ہیں اور اس کی تاریخوں کو یاد رکھتے ہیں، بلکہ فقہ کی کتابوں میں رویت ہلال کے متعلق مفصلاً احکام ومسائل بیان کئے گئے ہیں۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ شریعت اسلامی میں سن ہجری کی غیر معمولی اہمیت ہے اور اسی پر اسلامی بہت سے احکامات کا مدار ہے، جس سے یہ بات بھی واضح ہوجاتی ہے کہ اجتماعی طور پر مسلمانوں کے لئے اسلامی تقویم کی حفاظت اور اس کی تاریخوں کا یاد رکھنا ان کا دینی وملی فریضہ اور اجتماعی ذمہ داری ہے، افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ امت مسلمہ کا ایک بڑا طبقہ دھیرے دھیرے اسلامی تقویم سے ناواقف ہوتا جارہا ہے، بہت سے مسلمان نہ تو اسلامی مہینوں سے واقف رہتے ہیں نہ ہی انہیں اسلامی تاریخوں کا علم رہتا ہے بلکہ بہت سے مسلمان تو وہ ہیں جنہیں سوائے رمضان المبارک اور ربیع الاول کے اسلامی مہینوں کے نام تک معلوم نہیں ہیں، بلکہ ایک مباحثہ کے دوران مسلم نوجوان سے پوچھا گیا کہ اس مہینہ کا نام بتائیں جس میں مسلمان حج کا فریضہ انجام دیتے ہیں؟ نوجوان نے سر جھکا کر بس اتنا کہا کہ رمضان کے بعد وہ مہینہ آتا ہے۔ اللہ اکبر۔۔

ہجری سال کا آغاز محرم الحرام کی پہلی تاریخ کو ہوتا ہے جبکہ عیسوی سال کی ابتدا یکم (First) جنوری کو ہوتی ہے۔ اسلامی تاریخ غروبِ آفتاب کے وقت تبدیل ہوتی ہے اور عیسوی تاریخ نصف شب یعنی رات ۱۲/ بجے۔ دنیا بھر میں ایک غلط روایت فروغ پا چکی ہے وہ یہ کہ ۳۱/دسمبر کی شب "نیو ایئر نائٹ (New Year Night)" منانے کے نام پر طوفانِ بدتمیزی برپا کیا جاتا ہے، بالخصوص نوجوان تو کچھ زیادہ ہی آپے سے باہر ہوجاتے ہیں، رقص وسُرود کی ہوش رُبا محفلیں بڑے اہتمام کے ساتھ سجائی جاتی ہیں، جہاں معاذ اللہ شراب اور مختلف طرح کے نشوں اور جُوئے کا انتظام ہوتا ہے، رات کے ۱۲/ بجتے ہی کروڑوں روپے آتش بازی میں جھونک دیئے جاتے ہیں، منچلے نوجوان موٹر سائیکلوں پر کان پھاڑ آواز میں گانے چلا کر ٹولیوں کی صورت میں سڑکوں پر اُودھم مچاتے اور لوگوں کا سکون برباد کرتے ہیں، اور ان میں موڈرن مسلم طبقہ ہندو پاکستانی ملک کثیر تعداد میں شامل ہوتا ہے۔ افسوس! اس اُمّت کے کروڑوں روپے صِرف ایک رات میں ضائع ہوجاتے ہیں، خوشیاں منانے کے نام پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کر کے اپنے کندھوں پر گناہوں کا بوجھ مزید بھاری کیا جاتا ہے۔ اس رات میں کئی لوگ زہریلی شراب، اور آگ میں جُھلس کر ہلاک ہوجاتے ہیں۔ ہلاکتیں اور نقصانات ہر سال یکم (First) جنوری کو شائع ہونے والی خبروں میں نیو ایئر نائٹ میں ہونے والے نقصانات کی جھلکیاں بھی شامل ہوتی ہیں۔

نیا سال کس طرح منائیں؟ اب رہا یہ سُوال کہ یہ سب کچھ نہ کریں تو ہم نیا سال کس طرح منائیں تو اس کا انداز یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر اسلامی کے علاوہ عیسویں سن جو دنیوی اعتبار سے کافی مسلمان سال کی آمد پر ایک دوسرے کو دعائے خیر دیں کہ آنے والا سال آپ کے لئے بابرکت ہو اپنا محاسبہ کریں کہ نیکیوں میں اضافہ ہوا یا گناہوں میں؟ ہم کون کونسی بُری عادتوں کو ترک کرنے میں ناکام رہے اور کن نیکیوں کی عادت نہ بنا سکے؟ کیا کسی کو نیکی کے راستے پر چلنے کی ترغیب بھی دی؟ اس موقع پر یوں بھی فکرِ مسلم کی جاسکتی ہے یعنی اپنا محاسبہ کیا جاسکتا ہے کہ ہماری زندگی کا مزید ایک سال کم ہوگیا ہے، ہم اچھے یا بُرے انجام کی طرف بڑھ رہے ہیں اس موقع پر سچی توبہ کر کے آئندہ سال کے حوالے سے اچھی اچھی نیتیں کر لی جائیں کہ میں اللّٰہ ورسول عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کی نافرمانی والے کاموں سے بچوں گا اور ان کو راضی کرنے والے کام کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ۔ گزرے سال نے بہت کچھ دیا بہت کچھ چھین لیا مگر اے نئے سال تیری امید باقی تھی باقی ہے اسلامی نئے سال کے چاند کو دیکھ کر یہ پڑھیں رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِيناً وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَّرَسُولًا

آبِ کوثر از مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتھم العالیہ

حضرت خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس شخص کا واقعہ سنا جو اپنے باپ کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور بوجہ سود خوری اس کا چہرہ تبدیل ہوگیا اور پھر درود پاک کی برکت سے سید دو عالم ﷺ کی تشریف آوری ہوئی اور دست رحمت پھیرنے سے چہرہ منور اور درست ہوگیا۔ یہ سن کر خواجہ نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ یہ واقعہ کتابوں میں لکھو اور حضور سید دو عالم ﷺ کی امت کو سناؤ! تاکہ درود پاک کی کثرت سے دنیا و آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کرسکیں۔ (معارج النبوۃ۔ ۳۲۸)

حضرت شاہ ولی اللہ شاہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، "شیخ یونس کو عبد النبی اس لیے کہتے تھے کہ وہ لوگوں کو اجرت دے کر مسجد میں بٹھاتے تھے اور آپ ان سے درود پاک پڑھایا کرتے تھے۔" (انفاس العارفین۔ ۳۷۶)

[درود پاک میں بخل کرنے والوں کے واقعات]

ابو علی عطار علیہ رحمہ فرماتے ہیں میرے لئے ابو عطار نے کچھ اجزا لکھے تو میں نے ان اجزا میں دیکھا کہ جہاں سید دو عالم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی لکھا، ساتھ لکھا "صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا کثیرا" میں نے ابو طاہر سے پوچھا "یہ آپ نے کس کیلئے لکھا؟" تو فرمایا جب ابتدا میں جہاں کہیں حضور علیہ والصلوۃ والسلام کا نام پاک لکھتا تو درود پاک نہ لکھتا تھا ایک دن میں حضور سید دو عالم ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا اور میں نے سلام عرض کی حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے چہرہ انور دوسری جانب موڑ لیا اور میں نے دوسری جانب ہو کر سلام عرض کیا۔ تو پھر میرے آقا نے چہرہ دوسری جانب کرلیا میں نے سامنے ہو کر عرض کیا: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم! آپ میری طرف سے چہرہ انور کیوں پھیر لیتے ہیں؟" سلئے کہ تو اپنی کتاب میں میرا ذکر کرتا ہے تو مجھ پر درود پاک نہیں پڑھتا۔" شیخ ابو طاہر فرماتے ہیں کہ اس دن کے بعد میں جب بھی شاہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا نام نامی لکھتا ہوں تو یہ لکھتا ہوں، "صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا کثیرا"

مسجد و مدرسہ کے ٹرسٹی اور مولوی حضرات توجہ فرمائیں

آج جبکہ مہنگائی کا دور دورہ ہے اور مولوی حضرات کی تنخواہ کی مسلسل گراوٹ آخر یہ کیا کریں؟ ایک چھوٹی فیملی جو کہ چار افراد پر مشتمل ہیں شوہر، بی بی اور دو بچے آپ کی تنخواہ سات ہزار سے آٹھ ہزار تک اور اخراجات تنخواہ سے زیادہ آخر کیسے پورا ہو؟ آیئے ذرا ان اخراجات کا ذکر کریں جس کے بغیر دنیوی زندگی ممکن نہیں جو کہ نیچے نام مع رقم کے درجہ ذیل ہیں

اشیاء کے نام	قیمت	اشیاء کے نام	قیمت
گیس	1200	دودھ	1500
آٹا	600	چاول	1050
دال	500	تیل	1000
چینی	150	چائے پتی	160
مصالحہ	200	سبزی	2500
گوشت	600	متفرق	500
کل اشیاء قیمت 10260			

یہ کچھ اخراجات صرف ایک ماہ کا لکھا، اس میں والدین، ڈاکٹروں، بچوں کی تعلیم، مہمانوں اور رشتے داروں کے اخراجات کا ذکر نہیں اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ سات ہزار آٹھ ہزار تنخواہ سے کوئی متقی پرہیز گار بن سکتا ہے جب تک ان کی ضروریات زندگی پوری نہ ہوگی تو تعلق مع اللہ کیسے قائم کرسکتا ہے کیونکہ دنیا کے ہر عاقل بالغ انسان مانتا ہے کہ جب تک ضروریات زندگی پوری نہ ہو تو اس وقت عبادت میں بھی خشوع وخضوع پیدا نہیں ہوسکتا پھر ایک مولوی صاحب سے یہ کہنا کہ متقی پرہیز گار بنیں یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے آج جبکہ ایک مزدور کی روز کی دھاڑی ۷۰۰/روپے ہے جبکہ وہ صرف اور صرف ۶/ سے ۷/ گھنٹے کام کرتا ہے اور ادھر مولوی صاحب ۲۴/ گھنٹے ڈیوٹی پے مامور رہتے ہیں اور اس میں بھی ہزاروں بندشیں اگر مدرسہ ہے تو چندہ یعنی سال میں اپنی تنخواہ کا انتظام خود کرنا اور ذمہ داروں کی حکمرانی آخر ایسا کب تک ہوتا رہے گا؟ جب تک کہ ہم بیدار اور ہنر مند نہ ہو جائیں ایک سوال کیا مولوی حضرات اس کے علاوہ کوئی دوسرا کام نہیں کر سکتے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ کام تو کر سکتے ہیں پر محنت کش ہونا نہیں چاہتے جس کی وجہ سے وہ استحصال ہوتے ہیں اس لیے جس دن ہم یہ ارادہ کرلیں کہ ہمیں حلال کمائی کے لیے اپنا راستہ تلاش کرنا ہے تو یقین مانیں اللہ آپ کی ضرور مدد کرے گا کیونکہ اللہ کوشش کرنے والوں کی محنت رائیگاں نہیں کرتا آپ دینی تعلیم کے لیے ہر ممکن کوشش کریں اور اس کی اشاعت میں مصروف رہیں جہاں بھی رہے آپ دینی تعلیم کا انتظام کریں مگر ساتھ ساتھ خود کفیل بننے کی کوشش کریں جس دن یہ ارادہ کرلیا تو قلت تنخواہ کا دور دورہ ختم ہو جائے گا تعلیم کے ساتھ کوئی ہنر بھی سیکھے اس کے بہت سارے فوائد ہیں کیونکہ آج ان ذمہ داروں میں انا کی بو پائی جاتی ہے اگر آپ نے اس کے خلاف کوئی کام کردیا تو اسی وقت آپ کو راستہ دکھایا جاتا ہے اگر آپ ہنر مند ہونگے تو آپ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اب وقت آگیا ہے کہ اپنے سوچ کو بدلیں اور کم تنخواہ پے کام کرنے کی بجائے دوسرے کام کرنے شروع کریں تھوڑے دنوں تک بوجھل معلوم ہوگا جب اسکا تجربہ ہوگا تو کام بالکل آسان ہوجائے گا اللہ ہم تمام لوگوں کو درست فیصلے لینے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔۔

☆☆☆

شادی شدہ حضرات کو دس اہم نصیحتیں!

امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ کی اپنے بیٹے کو خوشگوار ازدواجی زندگی کیلئے ۱۰ قیمتی نصیحتیں

امام احمد ابن حنبل نے اپنے صاحب زادے کو شادی کی رات ۱۰ نصیحتیں فرمائیں

بیٹا تم گھر کا سکون حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اپنی بیوی کے معاملے میں ان ۱۰ عادتوں کو نہ اپناؤ لہٰذا ان کو غور سے سنو اور عمل کا ارادہ کرو

پہلی دو تو یہ کہ عورتیں تمہاری توجہ چاہتی ہیں اور چاہتی ہیں کہ تم ان سے واضح الفاظ میں محبت کا اظہار کرتے رہو لہذا وقتاً فوقتاً اپنی بیوی کو اپنی محبت کا احساس دلاتے رہو اور واضح الفاظ میں اسکو بتاؤ کہ وہ تمہارے لئے کس قدر اہم اور محبوب ہے (اس گمان میں نہ رہو کہ وہ خود سمجھ جائیگی، رشتوں کو اظہار کی ضرورت ہمیشہ رہتی ہے)

یاد رکھو اگر تم نے اس اظہار میں کنجوسی سے کام لیا تو تم دونوں کے درمیان ایک تلخ دراڑ آجائیگی جو وقت کے ساتھ بڑھتی رہے گی اور محبت کو ختم کردے گی

عورتوں کو سخت مزاج اور ضرورت سے زیادہ محتاط مردوں سے کوفت ہوتی ہے لیکن وہ نرم مزاج مرد کی نرمی کا بے جا فائدہ اٹھانا بھی جانتی ہیں لہٰذا ان دونوں صفات میں اعتدال سے کام لینا تاکہ گھر میں توازن قائم رہے اور تم دونوں کو ذہنی سکون حاصل ہو

عورتیں اپنے شوہر سے وہی توقع رکھتی ہیں جو شوہر اپنی بیوی سے رکھتا ہے یعنی عزت، محبت بھری باتیں، ظاہری جمال، صاف ستھرا لباس اور خوشبودار جسم لہٰذا ہمیشہ اسکا خیال رکھنا

یاد رکھو گھر کی چار دیواری عورت کی سلطنت ہے، جب وہ وہاں ہوتی ہے تو گویا اپنی مملکت کے تخت پر بیٹھی ہوتی ہے اسکی اس سلطنت میں بے جا مداخلت ہرگز نہ کرنا اور اسکا تخت چھیننے کی کوشش نہ کرنا جس حد تک ممکن ہو گھر کے معاملات اسکے سپرد کرنا اور اس میں تصرف کی اسکو آزادی دینا

ہر بیوی اپنے شوہر سے محبت کرنا چاہتی ہے لیکن یاد رکھو اسکے اپنے ماں باپ بہن بھائی اور دیگر گھر والے بھی ہیں جن سے وہ لاتعلق نہیں ہوسکتی اور نہ ہی اس سے ایسی توقع جائز ہے لہٰذا کبھی بھی اپنے اور اسکے گھر والوں کے درمیان مقابلے کی صورت پیدا نہ ہونے دینا کیونکہ اگر اس نے مجبوراً تمہاری خاطر اپنے گھر والوں کو چھوڑ بھی دیا تب بھی وہ بے چین رہے گی اور یہ بے چینی بالآخر تم سے اسے دور کردے گی

بلاشبہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور اسی میں اسکا حسن بھی ہے یہ ہرگز کوئی نقص نہیں، وہ ایسے ہی اچھی لگتی ہے جس طرح بھنویں گولائی میں خوبصورت معلوم ہوتی ہیں لہٰذا اسکے ٹیڑھ پن سے فائدہ اٹھاؤ اور اسکے اس حسن سے لطف اندوز ہو اگر کبھی اسکی کوئی بات ناگوار بھی لگے تو اسکے ساتھ سختی اور تلخی سے اسکو سیدھا کرنے کی کوشش نہ کرو ورنہ وہ ٹوٹ جائیگی اور اسکا ٹوٹنا بالآخر طلاق تک نوبت لے جائے گا مگر اسکے ساتھ ساتھ ایسا بھی نہ کرنا کہ اسکی ہر غلط اور بے جا بات مانتے ہی چلے جاؤ ورنہ وہ مغرور ہوجائے گی جو اسکے اپنے ہی لئے نقصان دہ ہے لہٰذا معتدل مزاج رہنا اور حکمت سے معاملات کو چلانا

شوہر کی ناقدری اور ناشکری اکثر عورتوں کی فطرت میں ہوتی ہے اگر ساری عمر بھی اس پر نوازشیں کرتے رہو لیکن کبھی کوئی کمی رہ گئی تو وہ یہی کہے گی تم نے میری کونسی بات سنی ہے آج تک لہٰذا اسکی اس فطرت سے زیادہ پریشان مت ہونا اور نہ ہی اسکی وجہ سے اس سے محبت میں کمی کرنا یہ ایک چھوٹا سا عیب ہے اس کے اندر لیکن اسکے مقابلے میں اسکے اندر بے شمار خوبیاں بھی ہیں بس تم ان پر نظر رکھنا اور اللہ کی بندی سمجھ کر اس سے محبت کرتے رہنا اور حقوق ادا کرتے رہنا

ہر عورت پر جسمانی کمزوری کے کچھ ایام آتے ہیں۔ ان ایام میں اللہ تعالیٰ نے بھی اسکو عبادات میں چھوٹ دی ہے، اسکی نمازیں معاف کردی ہیں اور اسکے روزوں میں اس وقت تک تاخیر کی اجازت دی ہے جب تک وہ دوبارہ صحتیاب نہ ہوجائے بس ان ایام میں تم اسکے ساتھ ویسے ہی مہربان رہنا جیسے اللہ تعالیٰ نے اس پر مہربانی کی ہے جس طرح اللہ نے اس پر سے عبادات ہٹالیں ویسے ہی تم بھی ان ایام میں اسکی کمزوری کا لحاظ رکھتے ہوئے اسکی ذمہ داریوں میں کمی کردو، اسکے کام کاج میں مدد کرادو اور اس کے لئے سہولت پیدا کرو

آخر میں بس یہ یاد رکھو کہ تمہاری بیوی نکاح کی رسی سے تمہارے ساتھ باندھی گئی ہے جسکی گرہ تمہارے ہاتھ میں رکھی ہے اسکے بارے میں اللہ تعالیٰ تم سے سوال کرے گا۔ بس اسکے ساتھ انتہائی رحم وکرم کا معاملہ کرنا۔

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN **MUSLIM TIMES** WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL: 28 , ISSUE NO: 05 DATE: 24 July to 30 July 2023. Rs.5/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

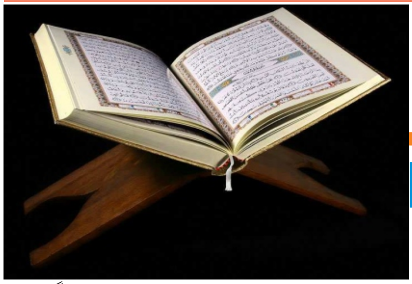

بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں

قرآن مقدس کی توہین.... بیمار ذہنیت کی علامت: غلام مصطفیٰ رضوی

اسلام! دین فطرت ہے، اسلام کی مقبولیت سے ایوانِ باطل مضطرب ہے، سسکتی انسانیت کو بالآخر اسلام کے دامن میں ہی قرار ملنا ہے۔ انسانی فطرت میں تلاش وجستجو کا مادہ ابتدا ہی سے رہا ہے؛ اور جیسے جیسے یہ ارتقا سے ہم آہنگ ہوا اسلام کی سچائی نکھرتی گئی، دل کی دُنیا میں خوش گوار انقلاب رونما ہوتا گیا۔ یورپ کے صنعتی انقلاب اور پھر اس سے منسلک سائنس وٹکنالوجی کے میدان میں حیرت انگیز فتوحات نے جہاں مادیت کو بڑھاوا دیا؛ وہیں اس رجحان کو بھی تقویت ملی کہ اب اسلام ''جدیدیت'' کے آگے ٹک نہ سکے گا!! صہیونیت اپنے زعم میں مبتلا تھی کہ اسلام جدید تقاضوں کی کسوٹی پر ناقص ثابت ہوگا! لیکن وقت اور حالات نے اس بات پر مہر ثبت کر دی کہ: اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامُ (سورۃ آل عمران:۱۹) ''بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔''...اور یہ دین ''دینِ فطرت'' ہے، جس کے ہر ہر اُصول کی تائید وتصدیق روحانی ذرائع کے ساتھ ساتھ عقلی ذرائع سے بھی ہوتی ہے۔ حقائق کا مطالعہ اِسلام کے حسن کو نمایاں کرتا ہے۔ جدیدیت کی تعبیر اسلام کی راہ میں حائل نہ ہوسکی۔ دہریت نے سر اُبھارا؛ لیکن! اس کے ساتھ ہی سائنس کی نت نئی تحقیقات نے خدائے قدیر کے وجود پر ایمان کو مزید پختہ کیا۔ نظامِ کائنات میں ہونے والی جستجو کا حاصل وجودِ باری کا اِقرار ٹھہرا...اس طرح قرآن کی صداقت وسچائی اُجاگر ہوتی چلی گئی۔ پھر صہیونیت نے اسلام کے مقابل ''ماڈرنائزیشن'' کا پرچار کیا۔ جسے ہم تہذیبی وثقافتی حملہ بھی کہہ سکتے ہیں، اس کے اُصولوں میں یہ شامل ہے کہ انسانی حیات کے لیے اسلام مکمل طور پر نمائندگی نہیں کرسکتا، متوازن اور کامل زندگی کا تصور ماڈرنائزیشن میں ہے یا مغرب کی اندھی تقلید میں!......دین اسلام کی اکملیت کا قرآن نے پہلے ہی اعلان کر دیا، جس کی رو سے انسانیت کے لیے یہ مجموعۂ قوانین ہے، دین مکمل ہونے کا مطلب واضح ہے کہ اس میں حیاتِ انسانی کے جملہ اُصولوں کا احاطہ کرلیا گیا ہے، قرآن کے اعلان پر غور کریں: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (سورۃ المائدۃ:۳) ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا''......اس میں واضح اظہار ہے کہ نجات پسندیدہ دین ''اسلام'' میں ہے۔ اور قرآنی احکام کی متابعت میں ہے۔ قرآن کامل ضابطہ ہے اور کتابِ عظیم۔ اسلام کی اسی فطرت سے اسلام مخالف قوتیں بوکھلائی ہوئی ہیں، جس کا اظہار گاہے بگاہے ہوتے رہتا ہے، چند سالوں سے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کر کے ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مسلسل حملہ اسی ناپاک مشن کا حصہ ہے۔ نئی تعبیرات مثلاً شدت پسندی، بنیاد پرستی، ٹیررزم، آتنک واد، اسلام سے نفرت کا منصوبہ بند اظہار ہے۔ جس میں یہود ونصاریٰ سمیت مشرکینِ ہند بھی شامل ہیں۔ ماضی قریب میں لکھنؤ کے ایک اسلام دشمن ایجنٹ نے قرآن مقدس کی ۲۶ر آیات کے خلاف اپنی بدزبانی ظاہر کی۔ آیاتِ جہاد سے بغض کا اظہار کیا۔ کتابِ مقدس کی اکملیت پر زبان دراز کر کے اپنے ارتداد کا اظہار کیا، اس طرح کے لوگ ظاہراً اسلامی نام رکھتے ہیں لیکن یہ سب یہود ونصاریٰ کے ایجنٹ اور مشرکین کے فضلہ خوار ہیں۔ بلکہ مذکورہ شخص بعد میں مشرکین کا حصہ بن گیا۔ جنھوں نے اپنے جہنمی ہونے پر مہر ثبت کرالی۔ ماضی میں امریکی ریاست فلوریڈا کے ایک چرچ کی قرآن مقدس کو جلانے کی ترغیب بھی اسلام کی مقبولیت سے گھبراہٹ کی دلیل تھی۔ حالیہ دنوں سویڈن میں قرآن مقدس کا جلایا جانا بھی اسلام کے بڑھتے ہوئے سیل رواں سے گھبراہٹ کی دلیل ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ مذکورہ فکر آگے بڑھ تو نہیں پائے گی لیکن مسلمانوں میں بے چینی اور اضطراب کا ایک دور ضرور شروع ہو چکا ہے۔ شاید اس عمل سے باطل یہ سمجھ رہا ہو کہ قرآن مقدس کے خلاف ایک منفی فکر آگے بڑھے گی اور دھیرے دھیرے اس سے متعلق ''تشکیک'' اور ''تحریف'' کے رجحانات کو تقویت ملے گی...لیکن ان کا جواب بھی قرآن مقدس نے تقریباً ۱۴ر صدی پہلے ہی دے دیا تھا: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (سورۃ الحجر:۹) ''بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں''...... توہین قرآن مقدس کے مرتکبین ضرور نامُراد ہوں گے! ان کے دہشت گردانہ عزائم خاک میں مل جائیں گے...اسلام سے بغض وعناد اور توہین قرآن کا یہ عمل سنجیدہ دل ودماغ کو قبول حق کی طرف مائل اور قرآن پاک سے قریب کرنے کا سبب بنے گا۔ جس کا نتیجہ ''قبولِ حق'' کی صورت میں سامنے آئے گا؛ لیکن ہمارے لیے یہ المیہ ہے کہ ہم قرآنی تعلیمات سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ ان حالات میں ہمیں استحکام کے ساتھ قرآنی معاشرے کی سمت مراجعت کرنی چاہیے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

نبی کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلبِ مبارک پر نازل ہونے والی یہ کتاب ''قرآن مقدس'' آج بھی پوری انسانیت کے لیے رہبر ورہنما ہے، ہمیں انسانوں کے ہاتھوں بنائے ہوئے ان اُصولوں کی کیا ضرورت جو کل زوال سے دوچار ہوں گے، مستقل کامیابی اور انسانیت کی فوز وفلاح تو قرآن کے احکام اور دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستگی میں ہے۔ گلوبلائزیشن کی اصطلاح آج رائج ہوئی لیکن اسلام کی عالم گیریت ختم المرسلین نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ظہور میں آئی، جسے ہم ''عالمی ہدایت'' سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں، قرآن سے مخالفت رکھنے والے اس سے بھی خوف زدہ ہیں کہ انسانیت کی عالم گیر رہنمائی قرآن مقدس کر رہا ہے، جب تک قرآن رہے گا انسانیت اسلام کے دامن میں قرار پائے گی، مولانا عبدالعلیم میرٹھی رضوی کے الفاظ میں: (حضرات انبیاے کرام علیہم السلام باری باری) تشریف لا کر اپنا اپنا کام (یعنی خلق کی ہدایت) کرتے گئے حتیٰ کہ ایک ایسا وقت بھی آ گیا جب حیاتِ انسانی ایک عالم گیر تاریکی میں محصور ہوگئی......عالم گیر اصلاح کے لیے ایک عالم گیر پیغام کی ضرورت تھی اور جس خداے واحد ویکتا نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سب رسولوں کو وحی بھیجی تھی، حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام والتحیۃ والثنا کو بھی وحی بھیجی۔ وہی جنھوں نے تاریخ انسانیت میں بالکل پہلی بار خدائی حکم کے مطابق یہ دعویٰ کیا: یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (پ۹، ع۱۰) ''اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں''......اور یہی اسلام کی عالم گیر رہنمائی پر دال ہے، عقلی تحریک کے نمائندوں کو اس زندہ حقیقت پر غور کرنا چاہیے۔'' بہر کیف! قرآن مقدس وہ کامل کتاب ہے جس کی ہدایت و رہنمائی میں انسانیت کی زلفِ برہم سنورتی ہے اور عالمِ کفر اس کی مقبولیت سے مبہوت ولرزہ براندام ہے۔ قرآن مقدس کے حسن نے دلوں میں گھر کر لیا ہے۔ اہلِ باطل مل کر بھی قرآنی فکر کا جواب نہیں دے سکتے۔ اس کی عظمتوں کی قندیل ہر روز فروزاں ہوگی اور اس کی شان ہر لمحہ بڑھتی ہی جائے گی۔ [قمر اعظمی]

نصابِ زندگی ہر دور کے انسان کی خاطر
عیاں ہوتے رہیں گے حشر تک اسرارِ قرآنی
رہیں گی اِس کو مٹانے کی سازشیں ناکام
کہ نور آج ہے اور نور کل ہے قرآں کا

مدرسہ بی بی آمنہ کا افتتاح واجتماع برائے خواتین

بنگلور: ۱۰ جولائی امام احمد رضا مومنٹ، بنگلور کے زیر اہتمام بروز پیر بعد نماز ظہر تا عصر مدرسہ حضرۃ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کا افتتاح عمل میں آیا۔ اور ساتھ ہی اجتماع برائے خواتین کا آغاز تلاوت کلام اللہ سے ہوا۔ نعت شریف ونظامت عالمہ فاضلہ حنا کوثر صاحبہ استاذ مدرسہ بی بی آمنہ نے فرمائی، اجتماع میں مقرر یر خصوصی جامعہ گلشن فاطمہ کی صدر معلمہ عالمہ فاضلہ حنا کوثر رضویہ صاحبہ نے اپنے خطاب میں فرمایا۔ جو شخص علم کی جستجو میں کسی راہ کا مسافر ہوا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے۔

اور فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے، آسمانوں اور زمینوں کی تمام مخلوق حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنی بلوں میں اور مچھلیاں سمندر کے اندر اس شخص کے لئے دعا مانگتی ہیں جو لوگوں کو دین کا تعلیم دیتا ہے۔ اور فرمایا کہ دنیا جس تیز رفتاری سے ترقی کر رہی ہے اسی تیزی سے معاشرے میں برائیاں پھیل رہی ہیں۔ بے حیائی و عریانیت اور خود غرضی و مفاد پرستی عام ہوتی جا رہی ہے۔ عورتیں مردوں کی برابری کر رہی ہیں اور مغربی تہذیب نے مساوات کے نام پر عورت کو بھی مرد بنا کر اور آزادی نسواں کے نام پر اسے گھر سے نکال کر بازار میں لا کھڑا کر دیا ہے۔ اور موجودہ حالت کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا، اس کی وجہ ایک ہے علم دین کی کمی اور یہ صورت حال کسی کے لیے قابل غور ہو یا نہ ہو مسلم خواتین وطالبات کو ضرور غور وفکر کی دعوت دے بھی رہی ہے اور حصول علم دین پر ابھار بھی رہی ہے جس کے پیش نظر امام احمد رضا مومنٹ بنگلور نے مدرسہ بی بی آمنہ، آمنہ منزل، نمبر 64، 9 واں مین، لکاسندرہ، بنگلور 30 میں اس مدرسہ کا افتتاح کیا ہے جس میں باقاعدہ ایک سالہ ناظرہ اور دو سالہ دینیات کی تعلیم با صلاحیت معلمہ کے ذریعے ہر عمر کی خواتین اسلام کو دی جائیگی، لہذا اس موقع کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے بچیوں کے مستقبل کو روشن اور تابناک بنائیں۔ آخیر میں صوۃ والسلام فاتحہ ودعا پر جلسہ کا اختتام ہوا

☆☆☆☆☆

جامعہ حنفیہ سنیہ میں یاد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مالیگاؤں: ۱۵/جولائی ۲۰۲۳ء بروز سنیچر دوپہر میں گہوارہ علم وفن جامعہ حنفیہ سنیہ مالیگاؤں میں خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے یوم وصال کے موقع پر ان کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کی غرض سے ایک نشست منعقد کی گئی، سب سے پہلے طلبہ جامعہ نے قرآن خوانی کی، پھر نعت ومنقبت کا حسین گلدستہ پیش کیا گیا، اور جامعہ کے استاذ مفتی محمد عبیداللہ خان مصباحی مصطفائی نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے فضائل مناقب بیان کرتے ہوئے ان کی سیرت طیبہ کے لائق تقلید پہلووں پر روشنی ڈالی، آپ نے بتایا کہ ادب، حیا، سخاوت، خیر خواہی، عاجزی، رحم دلی، دل جوئی، فکر آخرت اور اتباع رسول، آپ کی سیرت طیبہ کے روشن پہلو ہیں، آج دنیا کو خلیفہ دوم کے نقش پا کو اپنانے کی ضرورت ہے،

اخیر میں صلاۃ وسلام، فاتحہ اور حضرت مصباحی صاحب کی رقت انگیز دعا پر محفل کا اختتام ہوا، تبرک کا انتظام مخیر قوم وملت الحاج سیٹھ محمد یوسف الیاس صاحب (صدر ٹرسٹ کمیٹی جامعہ ھذا) نے کیا،

اس موقع پر جامعہ کے اساتذہ میں سے مفتی مبارک حسین امجدی صاحب، اور قاری ارشد رضا صاحب موجود تھے، حافظ سراج احمد رضوی صاحب نے احسن طریقے پر انتظام وانصرام کے فرائض انجام دیئے۔

☆☆☆☆☆

صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم سے محبت صحت عقیدہ کی علامت ہے: حضور جیلانی میاں

یادِ سیدنا فاروق اعظم وسیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہما اور عرسِ اشرف الفقہاء کا کامیاب انعقاد

مالیگاؤں: صحابۂ کرام اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم سے محبت واُلفت صحت عقیدہ کی علامت ہے۔ اشرف الفقہاء مفتی محمد مجیب اشرف کی زندگی ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہرا دیتے گزری۔ آپ نے سنیت کو مستحکم کیا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے ساری زندگی کتاب وسُنّت کی بات کی۔ اعلیٰ حضرت کو پہچاننے کیلئے حضور محدثِ اعظم کچھوچھوی کی نظر چاہیے۔ عقیدے کی سلامتی عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مضمر ہے۔ یہی مسلکِ اعلیٰ حضرت ہے۔ اِس طرح کا اظہارِ خیال ۹/جولائی ۲۰۲۳ء اتوار کی شب اشرف الفقہاء چوک پر نوری مشن واشرف الفقہاء گروپ کی طرف سے منعقدہ اجلاس میں شہزادۂ غوث اعظم خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی میاں نے فرمایا۔ آپ نے نصیحت کی کہ اپنا ایمان وعقیدہ بچائیں، فتنوں سے دور رہیں۔ مسلک اعلیٰ حضرت پر چلیں۔

مفتی نورالحسن مصباحی نے کہا کہ: حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تدبر وبصیرت سے عظیم فتوحات حاصل ہوئیں۔ آپ نے عدل وانصاف کا ایسا نظام قائم فرمایا جو مشعلِ راہ ونمونۂ عمل ہے۔ آپ نے تذکرۂ فارق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں احادیث وآثار سے دلائل پیش کیے۔

مفتی عبیداللہ خان مصباحی نے فرمایا کہ: تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کیلئے حسن ظن رکھا جائے گا۔ تمام صحابہ عادل ہیں۔ ان کی توہین گمرہی ہے۔ مشاجراتِ صحابہ میں کلام نہیں کرنا چاہیے۔ آپ نے فضائل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں متعدد احادیث پیش کیں اور ان کی تشریحات سے عقائدِ اہل سنت کو بیان فرمایا۔

مفتی سید آصف اقبال مصباحی (ناسک) نے کہا کہ: اشرف الفقہاء مفتی محمد مجیب اشرف کی جہدِ مسلسل سے دین وسنّیت کی مثالی خدمات انجام پذیر ہوئیں۔ اشرف الفقہاء نے کلام اعلیٰ حضرت کی تشریحات کا ایمان افروز اسلوب پیش کیا۔ عقائد کی حفاظت کے لیے اعلیٰ حضرت کے مسلک عشق وعرفان کا پیغام دور دراز خطوں تک پہنچایا۔

مفتی محمد نعیم رضا مصباحی نے اشرف الفقہاء کی شان میں اپنا تحریر فرمودہ کلام بڑے متین ودل پذیر انداز میں پیش کیا۔

غلام مصطفیٰ رضوی نے کہا کہ: اشرف الفقہاء پر علمی کام کی ضرورت ہے۔ ان کی خدمات پر کئی اشاعتی کام مالیگاؤں اور نوساری سے انجام دیے گئے ہیں۔ حافظ محمد حسان رضا کی تلاوت سے محفل کا آغاز ہوا۔ نعت خوانی ہاشم رضا نے کی۔ نظامت کے فرائض مولانا فہیم احمد رضوی نے بحسن وخوبی انجام دیے۔

اختتام پر نوری مشن کی نئی اشاعت ''آثارِ قیامت'' از حضور تاج الشریعہ کی تقسیم عمل میں آئی۔ بکثرت افراد نے حضور جیلانی میاں کے ہاتھوں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ پروگرام کی اہم خصوصیت یہ رہی کہ مجمع کثیر تھا۔ یکسوئی کے ساتھ علماے کرام کے خطبات سماعت کیے گئے۔ سلام ودعا پر بزم کا اختتام ہوا۔ جب کہ علامہ احمد رضا ازہری، مفتی محمد عرفان مصباحی، حافظ محمد شاہد رضوی، حافظ محمد غالب، مفتی محمد مبین رضا، حافظ مدثر رضوی، حافظ محمد مستقیم، حافظ محمد گلفام رضوی، رئیس احمد رضوی، سید اشرف رضوی زینتِ بزم تھے۔ پروگرام میں اہل سنت کی جملہ تنظیموں کے نمائندگان موجود تھے۔ ناسک، دھولیہ، پارولہ، سورت، چالیس گاؤں، سٹانہ سمیت اطراف کے علاقوں سے کافی وفود نے شرکت کی۔ درمیان میں بارانِ رحمت بھی ہوتی رہی لیکن روح پرور ماحول میں پروگرام جاری رہا۔ اشرف الفقہاء گروپ، نوری مشن اور اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر کے زیر اہتمام منعقدہ اس پروگرام میں فرید رضوی، معین رضوی، نعیم رضوی، نوید رضوی، عرفان رضوی، اسامہ رضا، شاہد رضا، اویس رضا، نورالھدیٰ رضا، ندیم رضا، وسیم رضا، الطاف رضا، شیخ آصف رضوی، سعد رضوی، شاداب رضوی، یاسین رضا، شہزاد برکاتی سمیت دیگر احباب نے مخلصانہ حصہ لیا۔ واضح رہے کہ اسی دن سرِ شام حضور جیلانی میاں نے مدرسہ اہلسنّت حجن زینب (محلہ گلشنِ اشرف) کا افتتاح فرمایا نیز مسجد اہلسنّت نوری خلیل عارج میں منعقدہ مجلسِ بیعت میں شرکت کی۔

☆☆☆☆☆